145454-کیا بچوں کی تربیت اسلامی ملک میں رہ کر کرے یا انہیں لے کر اپنے خاوند کے پاس برطانیا چلی جائے ؟

سوال

مجھے درج ذیل معاملہ میں کوئی نصیحت فرمائیں : مسئلہ سمجھانے کے لیے ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہوں گی : میں شادی شدہ ہوں میرے تین بچے ہیں جن میں ایک سابقہ خاوند سے ہے اور دو برس سے میں الجزائر آ چکی ہوں، میرا پہلے خاوند سے بیٹا اور خاوند دونوں برطانیا میں ہی ہیں تا کہ بچے کی تعلیم مکمل ہو سکے اور خاوند اسکی دیکھ بھال کرے ، میں یہاں الجزائر میں دو بچوں کے ساتھ رہ رہی ہوں، بچی تیرہ برس کی ہے اور بچہ چار برس کا.

بچی اسلامی سکول میں تعلیم حاصل کر رہی ہے اور بچے کے بارہ میں بھی ہماری یہی پلاننگ ہے ، ہمارا اتفاق ہوا ہے کہ ہم ایسے ہی رہیں گے اور ہر تین ماہ بعد خاوند مجھے ملنے آیا کریگا ، الحمد للہ اس پر عمل ہو رہا ہے ، میرا اسرالی گھرانہ بہت دینی ہے لیکن وہ ہمارا تعاون نہیں کرتے کئی کئی ہفتے تو ہمیں ملتے بھی نہیں ، بلکہ یہی نہیں مجھے ان کی زبان سے غلط سلط باتیں بھی سننے کو ملتی ہیں.
میں نقاب اوڑھتی ہوں اور گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے مجبورا باہر نکلتی ہوں، میں یہاں رہنا چاہتی تھی لیکن ایسے ملک میں رہنا مشکل ہو رہا ہے جہاں کی نہ تو میں زبان بول سکتی ہوں اور نہ ثقافت سے واقف ہوں کیونکہ میں نے نیا نیا اسلام قبول کیا ہے ، اور میرا خاوند بھی میرے ساتھ نہیں ، میں نے خاوند سے کہا کہ وہ یہیں ہمارے ساتھ رہے ، لیکن معاملہ آسان نہیں کیونکہ بڑا بیٹا اٹھارہ برس کا ہو چکا ہے اور لڑکیوں سے میل جول کرنے لگا ہے ، حالانکہ ہم نے اسے حلال و حرام کی تعلیم بھی دی ہے ، لیکن خاوند سارا دن تو بیٹے کے ساتھ نہیں رہ سکتا ، اس لیے میں اب دوبارہ برطانیا جا کر رہنے کا سوچ رہی ہوں.

میں ایک مسلمان ملک میں ہی رہنا چاہتی ہوں اور یہاں سے جانے کو دل نہیں کر رہا ، جب خاوند کو بتایا تو وہ بھی اس پر خوش نہیں ہوا اور کہنے لگا کہ بچوں کا بنے گا ؟ انہیں دوبارہ برطانیا لانا مناسب نہیں ، میرے ساتھ یہاں الجزائر میں نہ تو خاوند اور نہ ہی والد اور کوئی دوسرا محرم ہے میں بہت پریشان ہوں اور استخارہ بھی کیا ہے ، اور میرا خاوند بھی نہیں چاہتا کہ ہم برطانیا واپس جائیں ، برائے مہربانی مجھے مشورہ دیں اس حالت میں مجھے کیا کرنا چاہیے ، کیونکہ اگر برطانیا جانے کے بعد کوئی مشکل پیش آئی تو خاوند میرے کندھوں پر ہی پھینکے گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کسی کافر ملک میں رہنے کی چند ایک شروط ہیں جن میں سب سے اہم شرط یہ ہے کہ : وہاں مقیم شخص دین کا التزام کرنے والا ہو اور شہوات سے اجتناب کرتا ہو، اور علم و بصیرت کا مالک ہو جو اسے شبہات سے محفوظ رکھے ، اور اپنے دینی شعار کو ظاہر کر سکتا ہو، اور اپنے اور اہل و عیال کے لیے فتنوں سے امن میں رہنے کی استطاعت ہو.

ان شروط کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13363) اور (27211) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

بلاشک و شبہ ان ممالک میں اولاد کے دین و اخلاق کے لیے بہت سارے خطرات ہیں، خاص کر جوانی کی عمر کو پہنچنے والی لڑکی کے لیے تو یہ معاشرہ بہت ہی خطرناک ہے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کا خاوند اسی بنا پر آپ کو دوبارہ وہاں نہیں جانے دے رہا ، اس لیے آپ کو اسے آپس میں محبت و مودت اور رابطہ کی کمزوری پر محمول نہیں کرنا چاہیے ، کیونکہ یہ خیال نہیں کیا جا سکتا

کہ آپ کا خاوند آپ اور اپنے بچوں سے دور رہ کر خوشی محسوس کرتا ہوگا۔

یاد رکھیں شیطان انہی راستوں سے خاوند اور بیوی کے مابین زہر آلودہ شکوک وشبہات ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے آپ کو اس سے بچ کر رہنا چاہیے۔

یہ کہنا کہ خاوند سے دوری اور بچوں کی تعلیم و تربیت پر اطمنان یا پھر ایسے ملک جانے میں جہاں تربیت نہ کی جا سکے اور غلط راہ پر چلنے کی فرصت بہت زیادہ ہوں ان میں افضل اور بہتر کیا ہے، اس کے لیے غور و فکر کی ضرورت ہے اور پھر ہر طرح اور ہر امور کو سامنے رکھ کر کوئی فیصلہ کرنا ہوگا، اس کا اندازہ آپ دونوں کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں لگا سکتا، اس لیے آپ دونوں اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے آپس میں مشورہ کریں اور ہر طرح سے سوچنے کے ساتھ ساتھ مصلحت اور فساد دونوں کو مدنظر رکھ کوئی فیصلہ کریں۔

کیونکہ شریعت اسلامیہ نے مصلحت کے حصول اور اس کی تکمیل اور فساد کو دور اور کم کرنے کا حکم دیا ہے، ذیل میں ہم اس موازنہ اور افضلیت کے لیے چند ایک نقاط رکھتے ہیں ان کو مدنظر رکھ کر کوئی فیصلہ کریں:

اگر آپ کی بیٹی کا برطانیا میں کسی اسلامی مدرسہ اور سکول میں تعلیم حاصل کرنا ممکن ہو تو یہ چیز آپ کے لیے خاوند کے پاس برطانیا جا کر رہنے کو راجح کرتا ہے اس طرح آپ کی اکتاہٹ ختم ہو جائیگی اور آپ دونوں ہی محبت و مودت اور الفت پا سکیں گے، اور اس کے ساتھ ساتھ دونوں مل کر بڑے بیٹے کی نگرانی بھی کر سکیں گے اور اسے بہت سارے خطرات سے محفوظ بھی کر سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر آپ کی بیٹی کے لیے برطانیا میں یا باہر آن لائن تعلیم حاصل کرنا ممکن ہو تو وہ اختلاط کے خطرات اور مفاسد سے بھی محفوظ رہ سکتی ہے، تو اس صورت میں بھی آپ کا برطانیا جانا زیادہ راجح ہوگا۔

اگر آپ کو خاوند کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور آپ کو خدشہ ہو کہ خاوند کے بغیر اکیلے رہنے میں خطرہ ہے تو اس خرابی کو دور کرنے کے لیے بھی آپ کا برطانیا جانا صحیح ہے۔

آپ جو کچھ اختیار کریں ان میں بیٹی کا مخلوط سکول میں تعلیم حاصل کرنا شامل نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ مخلوط تعلیم کے حرام ہونے میں کسی بھی قسم کا شک و شبہ نہیں کیونکہ نظامی تعلیم کا حصول بچی کے لیے واجب نہیں ہے، بلکہ بچی کے لیے دینی امور کی تعلیم ضروری ہے اور اس کا حصول تو کئی وسائل اور ذرائع سے ممکن ہے مثلا اسلامک سینٹر کے ذریعہ یا پھر ٹی وی چینل اور انٹرنیٹ کے ذریعہ۔

کیونکہ اس طرح ماں اور باپ دونوں بچی کی نگرانی کر سکتے ہیں، اور خاوند بھی نگرانی کر سکتا ہے، ملازمت کے لیے تعلیم حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ دین کی حفاظت ضروری ہے اور یہ ثقافت پر مقدم ہوگی۔

ہم عمومی طور پر اس طرح مائل ہیں کہ خاندان اور گھر کے افراد کو ایک جگہ جمع ہونا چاہیے، چاہے اس کے لیے کچھ مصلحتوں کو بھی ختم کرنا پڑے؛ کیونکہ خاندان کے افراد کی علیحدگی کی نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں ان مصلحتوں سے زائد ہونگی۔

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مدد فرمائے اور آپ کو توفیق دے۔

واللہ اعلم۔